بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶ | بدھ ۲۸ شوال ۱۴۰۲ھ ، ۱۸ ظہور ۱۳۶۱ ہش ، ۱۸ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۸۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۷ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سر درد اور بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کو صحتِ کامل عطا کرے آپ کے بابرکت وجود کو تا دیر ہمارے درمیان قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کے دورۂ ڈنمارک میں اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا ظہور

پریس کانفرنس اور مجلس مذاکرہ کی غیر معمولی کامیابی۔ حاضرین اچھا اثر لے کر لوٹے

مجلس مذاکرہ کے فوراً بعد دو طلباء نے پادری صاحب کو گھیر لیا اور سوالات کی بوچھاڑ کر دی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت کا پہلا سفر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے کامیابی و کامرانی سے اور بخیر و خوبی طے ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی ناروے میں مصروفیات کے بارے میں جو ایمان افروز رپورٹ موصول ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو اپنے درمیان دیکھ کر ہر جگہ ہی احبابِ جماعت کے چہروں پر خدمت دین کا ایک نیا عزم اور ولولہ دکھائی دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے جمعہ ۶ اگست کو نماز جمعہ پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد مجلس شوریٰ ناروے کے اجلاس کی صدارت فرمائی اور جملہ عہدیداران کو اپنے قیمتی ارشادات سے نوازا یہ اجلاس چار گھنٹے مسلسل جاری رہا اس میں بجٹ پر غور کے علاوہ تربیتی اور تبلیغی امور پر بھی سیر حاصل بحثیں کی گئیں اور اس لحاظ سے یہ اجلاس بڑا دلچسپ رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ کا یہ دورہ ناروے کی جماعت اور ناروے میں اسلام کے مستقبل کے لحاظ سے بہت مفید رہے گا

مورخہ ۷ اگست کو حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں شریک اخبار نویسوں کے ابتدائی رویے سے اگرچہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ نیم دلی سے اٹھ کر چلے آئے ہوں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور ایدہ اللہ کی زبردست قوتِ بیان اور علمی اعجاز کے نتیجہ میں ان کی دلچسپی رفتہ رفتہ حقیقی اور گہری ہوتی گئی یہاں تک کہ کامل دو گھنٹے تک سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہا۔

اخبار نویسوں میں ایک چرچ کے اخبار کی نمائندہ خاتون بھی تھی وہ بعد میں مقامی دوستوں کی دعوت میں بھی شامل ہوئی پریس کانفرنس کے بعد جو استقبالیہ دعوت ہوئی اس میں شہر کے میئر کے علاوہ حکومت کے بعض دیگر افسران بھی شامل تھے اس استقبالیہ میں ایک پادری صاحب بھی شامل تھے جو اوسلو کی جیلوں میں چرچ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس میں کھانے اور چائے کے بعد بھرپور مجلسِ مذاکرہ ہوئی جو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی اس میں بھی متذکرہ بالا پریس کی نمائندہ خاتون نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی جملہ مساعی کو بارآور کرے اور اس سرزمین میں اسلام کے نام کا بول بالا کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مجلسِ مذاکرہ میں جو ارشادات فرمائے ان کے بارے میں احبابِ جماعت کا بہ ملا تاثر یہی تھا کہ سبھی حاضرین بہت ہی اچھا تاثر لے کر گئے ہیں۔

اس مجلس مذاکرہ کی کامیابی کا ایک اثر فوراً ہی دیکھنے میں آیا کہ یونیورسٹی کے دو طالب علم مجلسِ مذاکرہ کے ختم ہوتے ہی مشن ہاؤس کے صحن میں ہی اپنے پادری سے الجھ گئے اور اسلام کی تائید میں اس کے ساتھ زور و شور سے بحث کرنے لگے دونوں طالب علم اتنے پُرجوش تھے کہ پادری صاحب گھبرا گئے اور اس خیال سے کہ یہاں اور لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے ان طالب علموں کو لیکر فوراً مشن ہاؤس سے باہر نکلنا چاہا۔ لیکن وہ طالب

باقی صفحہ پر

تبدیلی پتہ

آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن ہاؤس کے پتہ میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ موجودہ پتہ حسبِ ذیل ہے

AHMADIYYA MUSLIM
MISSION P.O. BOX No. 416
ADJAMA 03 ABIDJAN
IVORY COAST (W. AFRICA)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام

"آپ کی پاک دعاؤں کے تحفے ہمیں ہر لمحہ یہاں پہنچ رہے ہیں"

"مجھے اپنے ربّ سے توقع ہے کہ میری دعاؤں کے پھل بھی وہاں آپ کو پہنچتے رہیں گے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام اوسلو (ناروے) سے لکھے گئے اپنے ایک مکتوب میں احباب جماعت احمدیہ اور اہل ربوہ کو نہایت محبت بھرا اسلام بھجوایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شیریں طرزِ کلام کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے:۔

"اہل ربوہ کو میرا محبت بھرا اسلام کہیں اور بتا دیں کہ ان کی پاک بے لوث اور محبت بھری دعاؤں کے تحفے ہمیں یہاں ہر لمحہ پہنچ رہے ہیں اور اُن کے شیریں پھلوں سے ہم لذت یاب ہو رہے ہیں۔ مجھے اپنے ربّ سے بڑی توقع ہے کہ میری دعاؤں کے پھل بھی وہاں آپ سب کو پہنچتے رہیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے یہ مکتوب مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۲ء کو اوسلو سے تحریر فرمایا ہے۔ احباب کرام اپنے محبوب آقا کے لیے دن رات دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور ہر لمحہ و ہر آن اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

مسجد بشارت پیدرو آباد۔ سپین کی خوبصورت تصویر

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے انشاء اللہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سپین میں ۷۴ سال بعد تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ اس عظیم تاریخی موقعہ سے اپنے عزیزوں، دوستوں، اور غیر از جماعت بھائیوں کو متعارف کرانے کیلئے آپ مرکز سے خوبصورت رنگین کارڈ (VIEW CARD) منگوا کر تقسیم کر سکتے ہیں اور بذریعہ ڈاک بھی بھجوا سکتے ہیں -/۶۰ روپے سینکڑہ اور -/۵۰۰ روپے فی ہزار

(نظارت اشاعت ـــ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ شوال ۱۴۰۳ھ

۱۸ ظہور ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم جہاد کے منکر ہیں؟

اپنے مال میں سے نمایاں حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینا، غیر مسلموں کو قرآن پڑھنے کی کوشش کرنا، ہمارے ماں باپ اور جان و مال سے زیادہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالنے والوں کو آپؐ کے غلاموں میں شامل کرنے کی دیوانہ وار جدوجہد کرنا، خود تنگی و ترشی سے بھی گزارا کرنا اور دنیا بھر میں مساجد قائم کرنا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہر احمدی کے لئے لازمی ہیں اور یہ وہ بات ہے جس کو مجاہدۂ نفس کہا جاتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ جہادِ اکبر یعنی سب سے بڑا جہاد ہے۔

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا ہم جہادِ اصغر یعنی جنگ سے واپس آرہے ہیں اور جہادِ اکبر یعنی مجاہدۂ نفس کی طرف جا رہے ہیں۔ (کشاف)

دنیا بھر میں یہ جہاد صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے!

جماعت احمدیہ پر جو "نوازشات" خود کو ہمارا دشمن سمجھنے والے نامسمجھی میں کرتے رہتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم احمدی جہاد کے منکر ہیں۔

جہاد بالسیف کے بارے میں عالمِ اسلام کے مجددین اور بعض نامور علماء کے خیالات بھی ملاحظہ ہوں۔ جماعت احمدیہ کے قیام سے ایک سو سال پہلے بارھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

"ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیائے سنن سید المرسلینؐ ہے سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی سے کس سبب سے جہاد کریں؟"

(سوانح احمدی صفحہ ۱۷۱ از مولوی محمد جعفر تھانیسری)

جماعت احمدیہ کے قیام سے قریباً تیس سال سے پہلے لکھی جانے والی کتاب میں سر سید احمد خاں نے لکھا:

"جبکہ مسلمان ہماری گورنمنٹ کے مستأمن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں کر سکتے تھے۔"

(اسباب بغاوت ہند شائع کردہ اردو اکیڈمی سندھ صفحہ ۴-۷)

مولانا شبلی نعمانی بھی انگریزوں سے جہاد جائز نہیں سمجھتے تھے۔

(مقالات شبلی جلد اول صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ معارف اعظم گڑھ)

مشہور اہلحدیث عالم مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب رقمطراز ہیں۔

"حنفیہ جس سے یہ ملک بھرا ہوا ہے ان کے عالموں اور مجتہدوں کا تو یہی فتوےٰ ہے۔ کہ یہ ملک دارالاسلام ہے اور جب یہ ملک دارالاسلام ہوا تو پھر یہاں جہاد کرنا کیا معنی؟ بلکہ عزم جہاد ایسی جگہ ایک گناہ ہے بڑے گناہوں سے۔" (ترجمان وہابیہ صفحہ ۱۵)

اس ملک کو دارالاسلام قرار دے کر جہاد نہ کرنے کا فتوےٰ دینے والوں میں اور کون کون سے علماء دین شامل ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں۔

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی (سود حصہ اوّل حاشیہ صفحہ ۷۷، ۷۸) شمس العلماء مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی (مولانا کے لیکچروں کا مجموعہ بار اول مطبوعہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۴-۵) مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈووکیٹ اہلحدیث (اشاعت السنہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۲) مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی (مجموعہ فتاوےٰ مولوی عبدالحی لکھنوی جلد ۲ صفحہ ۲۳۵) اس کے علاوہ نقیبانِ مکہ معظمہ جمال الدین بن عبداللہ شیخ عمر حنفی مفتی مکہ معظمہ حسین بن ابراہیم

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

اندھیرے میں ماہِ مبیں آگیا

محبت کا پیکر، وفا کا سفیر
وہ تھا نافلہ ایک موعود کا
وہ لاریب تھا ناصرِ بے کساں
بڑے دکھ ملے اس کو اغیار سے
مگر وہ سدا مسکراتا رہا،
تبسم ہمہ وقت اس کا شعار
توکل کا کوہِ گراں بے گماں
لئے ساتھ اپنے وہ اک کارواں
بڑے پیار سے وہ یہ کہتا رہا
ستم پر بھی تم عفو سے کام لو
نوید اس نے دی غلبۂ دین کی
اسی فکر میں وہ رہا روز و شب
کلامِ خدا ہر جگہ عام ہو
غرض اس طرح تا دمِ آخریں
اسی فکر میں وہ فدا ہو گیا
یکایک اندھیرا امڈنے لگا
بڑی دیر تک کچھ نہ آیا نظر
جدھر دیکھو عشاق تھے سیل وار
ہر اک دل میں خدشات کا تھا ہجوم
یہ کیا ہو گیا اور اب ہوگا کیا
لبوں پر ہر اک کے یہی تھی دعا
ہر اک کر رہا تھا یہی التجا
ترے در پہ سجدہ میں ہے یہ جبیں

ملی تھی جسے حق سے خیرِ کثیر
پسر تھا مرے پیارے محمودؓ کا
محبت کا دریا کراں تا کراں
زبوں حال دنیا کے کردار سے
شبِ تار میں جگمگاتا رہا
ہر اک سے محبت ہر اک سے پیار
وقار اس کے چہرہ سے ہر دم عیاں
بسرعت رہا سوئے منزل رواں
محبت سبھی سے کرو اور وفا
ہر اک کو محبت بھرا جام دو
ہر اک جا یہ بشارت یہی جا کے دی
کہ حاصل ہو اسلام کو تاب و تب
خدا پر ہر اک کو یقیں تام ہو
وہ کرتا رہا خدمتِ خلق و دیں
محبوں سے اپنے جدا ہو گیا
اچانک جدائی کا صدمہ ہوا
محبت کی دنیا تھی زیر و زبر
چلے آرہے تھے وہ دیوانہ وار
بڑھے جا رہے تھے ہموم و غموم
ہر اک فرد کو تھا یہ دھڑکا لگا
خلیفہ عطا کر ہمیں اے خدا
بچا لے سفینے کو اے ناخدا
تو وعدوں کا سچا ہمیں ہے یقیں

جو اُمڈی ہوئی تھی گھٹا چھٹ گئی
بسرعت ہوا یہ خدا کا کرم
اندھیرے میں ماہِ مبیں آگیا
وہ آیا ہمیں تمکنت مل گئی
دلوں کو سکوں مل گیا اس گھڑی
خدا کی عطا ہے یہ طاہر امام
خدا کو نہیں کج ادائی پسند
ازل سے خدا کا یہی ہے طریق
مگر شرط ہے اس سے وابستگی
نہیں اس کو بھاتا کوئی افتراق
کئی ہم نے دیکھے ہیں اپنے جہول
بہت خوب ہے یہ مبارک سخن
میسر ہو سب کو خدا کی رضا

شبِ یاس و غم کی رداہٹ گئی
مبدل ہوئی حالتِ اہلِ غم
ہر اک دل میں نورِ یقیں آگیا
بہار آگئی ہر کلی کھل گئی
ٹلی وہ جو آئی تھی ساعت کڑی
اسی نے دیا ہے اسے یہ مقام
جھکو اس کے آگے بنو ارجمند
وہ بنتا ہے خود ہی شفیق و رفیق
بغیر اس کے مردار ہے زندگی
تباہ ہو گیا جس میں کچھ ہے نفاق
جو خود پھول بنتے ہیں پر ہیں ببول
اسے یاد رکھے ہر اک مرد و زن
خدا کے فرستادہ نے یہ کہا

"کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں
کہ عقلیں وہاں ہیچ و بے کار ہیں
تو یک قطرہ داری ز عقل و خرد
مگر قدرتش بحرِ بے حد و عد
اگر بشنوی قصۂ صادقاں
مجنباں سرِ خود چو مستہزیاں
تو خود را خردمند فہمیدۂ
مقاماتِ مرداں کجا دیدۂ

سید عبادت احمد
مربی دارالرحمت شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مکتوب ۔ ایک مقالہ

رضی اللہ عنہ کی اصطلاح

مدیر مکرم و محترم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! "لاہور" میں جناب ابوطاہر فارانی کا "علیہ السلام" اور "رضی اللہ عنہ" کی اصطلاحوں پر مقالہ بھی پڑھا۔ اور اس کے بعد اس موضوع پر قارئین کے خطوط بھی نظروں سے گزرے ۔

عجیب بات ہے "اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو" کی دعا اردو میں ہو۔ تو یار لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں اور اگر عربی میں ہو تو اس پر اعتراض شروع ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کی پہلی وجہ کم علمی ہے دوسری کمی مطالعہ اور تیسری وجہ یہ کہ جن لوگوں کا کام دین کی وضاحت کرنا ہے۔ وہ ہر بات کو مشکل اور ہر شے کو شجرِ ممنوعہ بنا دینے ہی میں اپنی عالمانہ شان سمجھتے ہیں ۔ ورنہ بزرگانِ دین اور علمائے ربانی نے تو یہ دُعا اپنے روحانی متعلقین کو بڑی فراخدلی سے دی ہے۔ مثال کے طور پر حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ المعروف بر چاچڑاں شریف والے خواجہ مسلّمہ طور پر ایک خدا دوست اور خدا پرست بزرگ تھے۔ آپ مٹھن شریف تحصیل راجن پور میں مدفون ہیں۔ آپ کا مزار میرے غریب خانے سے گیارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ انہوں نے اپنے ارشادات میں اس اصطلاح کے استعمال میں کہیں بھی انقباض سے کام نہیں لیا۔ یہاں تک کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام (جن کا ابھی کتنے ہی مسلم فرقوں کو انتظار ہے) کے لیے بھی یہ اصطلاح استعمال فرمائی ہے۔ وہ تو حق پرست بزرگ تھے۔ بھلا ان سے بہتر آداب حفظِ مراتب روحانی سے کون باخبر تھا۔ حضرت امام مہدیؑ کے لیے انہوں نے یہ اصطلاح "اشارات فریدی" کے حصہ دوم کے صفحہ ۱۰۷ پر استعمال فرمائی ہے آپ کی یہ تصنیف لطیف اُن کے خلفاء نے چار حصوں میں شائع کی ہے۔ چوتھا حصہ جنوری ۱۹۲۹ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ پہلا اور دوسرا حصہ ۱۳۲۱ھ میں مطبع عام آگرہ سے شائع ہوئے ہر حصے کے پہلے صفحہ پر حضرت خواجہ صاحب کے روحانی مقام و مرتبہ کا تعارف ان الفاظ میں درج ہوا ہے :۔

"قطب مدار غوث روزگار سلطان العارفین خلیفۃ اللہ فی السمٰوٰت والارضین مرکز فلک الولایت والعرفان المتصرف فی الاکوان روح المعرفت قلب الحقیقت نورِ محض وجود محبِ ذات مقدس حضور اقدس شہنشاہ تفرید و توحید حضرت خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

آپ نے حضرت امام مہدیؑ کے علاوہ درج ذیل ہستیوں کے لیے ان الفاظ میں یہ اصطلاح استعمال فرمائی ہے :۔

اشارات فریدی جلد اوّل

۱۔ "حضرت حافظ جمال اللہ ملتانیؒ" صفحہ نمبر ۶
۲۔ "حضرت خواجہ محمد سلیمانؒ" صفحہ ۷ - ۲۹
۳۔ "حضرت خواجہ محمد عاقلؒ" صفحہ ۸، ۲۱، ۲۴، ۲۷، ۲۸
۴۔ "حضرت خواجہ نظام الحق والدین بداونیؒ" صفحہ ۱۰
۵۔ "حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ" صفحہ ۱۲، ۵۲
۶۔ "آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ فرمودند" ۔ صفحہ ۱۳
۷۔ "خواجہ فرید الحق والدین اجودھنیؒ" صفحہ ۱۳
۸۔ "حضرت محمد غزالیؒ" صفحہ ۱۶
۹۔ "حضرت مولانا فخر الملت والدین دہلوی" صفحہ ۲۱، ۲۵
۱۱۔ "حضرت خواجہ معین الحق والشرع والدین اجمیریؒ" صفحہ ۲۴ - ۳۸
۱۰۔ "حضرت خواجہ نظام الدین بداونیؒ" صفحہ ۲۴ (دوبارہ)
۱۲۔ "حضرت خواجہ امام حسن بصریؒ" صفحہ ۲۲
۱۳۔ "شیخ شیو خنا صاحب ۔ صاحب الروضہؒ" ص ۲۳، ۵۲
۱۴۔ "قبلۂ عالم پیر ما" ص ۲۴
۱۵۔ "خواجہ خدا بخشؒ" ص ۲۴
۱۶۔ "حضرت قاضی صاحبؒ" ص ۲۹
۱۷۔ "حضرت شیخؒ" ص ۲۹
۱۸۔ "شیخ ما فخر الاولیاء فخر جہاںؒ" ص ۳۰ - ۳۱
۱۹۔ "حضرت قبلہ محبوب الٰہی" ص ۳۳، ۴۱، ۵۸
۲۰۔ "حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانیؒ" ص ۳۶، ۴۰
۲۱۔ "شیخ علی ہیتیتیؒ" صفحہ ۳۷
۲۲۔ "امام موسیٰ رضاؒ" صفحہ ۵۷

اشارات فریدی جلد دوم

۱۔ "حضور حضرت شیخ الاسلام شیخ منؒ" ص ۱۴
۲۔ "حضرت خواجہ حسام الدین ملتانی ۔ حضرت مولانا شمس الدین یحییٰ و حضرت خواجہ علاؤ الدین پائیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم" صفحہ ۱۴
۳۔ "خواجہ فخر الدین زرادریؒ" صفحہ ۱۴
۴۔ "خواجہ وجیہ الدین پائیلیؒ" صفحہ ۱۴
۵۔ "حضرت گنج شکرؒ" ص ۱۴، ۱۵
۶۔ "قاضی محی الدین کاشانیؒ" ص ۱۴
۷۔ "حضرت جلال الدین سرخ بخاری اوچیؒ و حضرت لعل شہباز قلندر سہوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ص ۱۶
۸۔ "حضرت شیخ احمد عبد الحق رودادریؒ" صفحہ ۲۱
۹۔ "خواجہ جلال الدین پانی پتیؒ" صفحہ ۲۱
۱۰۔ "حضرت شیخ عبد الحقؒ" صفحہ ۲۲، ۲۳
۱۱۔ "حضرت شاہ عبد الرحمٰن لکھنویؒ" ص ۲۸
۱۲۔ "حضرت مولیناؒ" صفحہ ۲۸
۱۳۔ "حضرت نظام الملت والدین اورنگ آبادیؒ" صفحہ ۳۰
۱۴۔ "حضرت خواجہ شیخ جمنؒ صاحبؒ" صفحہ ۳۳
۱۵۔ "حضرت شیخ رودادریؒ" صفحہ ۳۳
۱۶۔ "حضرت سید عبد الرحمٰن رودادریؒ" صفحہ ۴۲
۱۷۔ "حضرت خواجہ اخی سراج الدین آئینہ ہندؒ" صفحہ ۶۰
۱۸۔ "شیخ کمال الدین علامہؒ" صفحہ ۶۵
۱۹۔ "حضرت خواجہ محمود راجنؒ" صفحہ ۶۶
۲۰۔ "خواجہ مودود چشتیؒ" صفحہ ۸۱
۲۱۔ "شیخ فخر الدین عراقیؒ" صفحہ ۹۲
۲۲۔ "حضرت روز بہان بقلیؒ" صفحہ ۹۳
۲۳۔ "حضرت شیخ واسطیؒ" صفحہ ۱۰۲

اشارات فریدی حصہ سوئم

۱۔ "جناب حضرات مشائخ خود رضی اللہ تعالیٰ عنہم" ص ۱۱
۲۔ "مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم" صفحہ ۲۹
۳۔ "جنید و ہریری و عصری وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم صفحہ ۲۹
۴۔ "شیخ ابو سعید ابو الخیر و شیخ ابو القاسم گورگانی و شیخ العباسی شنفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم" ص ۲۹
۵۔ "شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" صفحہ ۳۳
۶۔ "حضرت خواجہ بزرگؒ" صفحہ ۶۳
۷۔ "قبلہ مولاناؒ" صفحہ ۷۳
۸۔ "خواجہ عثمان ہارونیؒ" صفحہ ۸۲
۹۔ "حضرت قاضی صاحبؒ" صفحہ ۸۷

اشاراتِ فریدی حصہ چہارم

۱۔ "حضرت صاحب نارووالؒ" صفحہ ۲
۲۔ "خواجہ نور محمد مہارویؒ رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء راشدین و اصحاب مکین رضی اللہ تعالیٰ عنہم" ص ۴
۳۔ "آنحضرت قطب العالمؒ" صفحہ ۵۳
۴۔ "شیخ مزنیؒ" صفحہ ۱۰۰
۵۔ "موسیٰ پاک شہیدؒ" صفحہ ۲۵۶
۶۔ "نازک بیر معینؒ حاجی قطبؒ فریدؒ" صفحہ آخر

ملاحظہ فرمایئے حضرت خواجہ صاحبؒ نے نہ صرف ان بزرگوں کے لیے "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے اُن کے خلفاء کو خلفاءِ راشدین اور مہارویؒ صاحب کے مریدوں کو "صحابہ" کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ نیز اشاراتِ فریدی جلد اوّل کے صفحہ نمبر ۲۸ پر ایک عبارت ان الفاظ میں ہے ۔

"چہارم آنکہ ایشاں از اہلِ بیت حضرت قبلۂ عالم محدود بودند زہر آنکہ اہلِ مستورات حضرت قبلۂ عالم یعنے "ازواج مطہرات حضرت قبلۂ عالم راز حضرت خواجہ ما سرّ و حجاب بنود"

اسی طرح آپ نے حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہارویؒ مدفون چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر کی مستورات کو "اہلِ بیت اور ازواج مطہرات" سے تعبیر کیا ہے۔ اور حصہ دوم کے صفحہ ۹۱ پر ایک ولی کی والدہ کو جو ہندوستانی تھیں ۔

"اُمّ المومنین کے لقب سے یاد کیا ہے بلکہ اس کتاب کے ہر پہلے صفحہ پر "ذالک الکتٰب لاریب فیہ" کے الفاظ بھی چھپے ہوئے ہیں ـــ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ محض ایک مفروضہ ہے کہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اصطلاح سوائے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے لیے استعمال نہیں ہو سکتی ۔ کون نہیں جانتا کہ جن بزرگوں کے اسماء گرامی اوپر دیئے گئے ہیں۔ اُن میں کوئی بھی صحابیٔ رسولؐ نہ تھا۔

وما علینا الا البلاغ

(خاکسار: اقبال احمد میاں ایم اے اسلامیات میڈ لسٹ ایڈووکیٹ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان)

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۱۴)

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے اس لیے کہ

۱۔ ہم ایسے فالتو اخراجات جنہیں کم کیا جا سکتا ہے کم سے کم کر دیں اور اس طرح دین کی ضرورتوں کے لیے روپیہ بچائیں اور دین کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا نمونہ جس حد تک بھی ممکن ہو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں۔

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید اسلام کے احیاء کا نام ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

پرانی یادیں

محترمہ بیگم زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم۔ لاہور

میرے محترم والد ماجد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات اور پھر ۸ سال بعد اپنی پیاری والدہ محترمہ کی رحلت کے بعد اپنے وطن حیدر آباد جانے کا خیال تک نہ آیا۔ ۱۲ سال کے بعد گذشتہ سال ۱۹۸۱ء میں کوشش کی اور کافی دوڑ دھوپ کے بعد ہمیں بھارت کا ویزا ملا اور وہاں پیاری ہمشیرہ صاحبہ اور میرے دونوں بھائیوں اور بہت سارے دوسرے غیر احمدی رشتہ داروں کے ساتھ ستمبر اکتوبر کے دو ماہ گزارنے کا موقع ملا۔ ریل کا سفر اور موسم گرمی کا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اور نہ صرف وہاں نہایت عمدہ وقت گذرا بلکہ سفر بھی بہت خوشگوار رہا۔ الحمد للہ۔

میرا یہ سفر والدین رضی اللہ عنہما کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ تھا میرے بھائی بہنوں نے جہاں تک ہو سکا والدین کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عزیزوں کو بہت جزائے خیر دے اپنے فضلوں سے نوازے اور میرے تمام غیر احمدی رشتہ داروں کے دلوں کو احمدیت کے نور سے منور کرے۔ آمین۔

ہم سفر کے دوران ٹرین کو ایک حادثہ پیش آجانے کے باعث بہت تاخیر سے پہنچے اور اس وقت نماز فجر کی اذان ہو چکی تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے اس پرانی مسجد میں نماز ادا کی جو محترم والد صاحب نے تعمیر کرائی تھی اور آپ اسے آباد رکھنے کا بہت اہتمام کرتے تھے چنانچہ اس مسجد میں پانچ وقت اذان ہوتی۔ صبح قرآن کریم کا درس ہوتا اور دوسرے تربیتی امور کی طرف توجہ دی جاتی۔ جو محترم والد صاحب رضی اللہ عنہ نے نظام دکن کی جوبلی کے وقت یہاں ایک "جوبلی ہال" بنوایا تھا طوفان کی وجہ ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے اس کی از سر نو تعمیر کی گئی ہے اور پہلے کی طرح اس کی دیواروں پر تبلیغی کلمات منقش دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے اجلاس بھی اس ہال میں ہوتے ہیں اور ان میں شرکت کا بھی مجھ کو موقع ملا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس ہال کو اسی طرح کار خیر اور تبلیغ و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ اور محترم والدین رضی اللہ عنہما کے درجات بلند کرے اور ثواب دارین عطا کرے۔ آمین۔

حیدر آباد میں میں نے کئی ایک دلچسپ تاریخی جگہوں کو دیکھا۔ ان میں سے ایک قلعہ گول کنڈہ تھا۔ جہاں پر میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنے اہل و عیال کے ساتھ تشریف لے گئے تھے

جس کا ذکر انہوں نے اپنے سلسلۂ تقاریر بعنوان "سیر روحانی" میں کیا ہے وہ مبارک لمحات آج بھی میرے سامنے ہیں۔ جب حضور کی تشریف آوری کی وجہ سے میرے والد محترم اور تمام احباب جماعت بہت خوش تھے اور اپنی خوش قسمتی پر فخر کرتے تھے۔ اس موقعہ پر حضور اور حضور کے اہل خانہ کے قیام کے لئے میرے چچا جان محترم نواب احمد نواز جنگ صاحب نے اپنے مکان کا بیشتر حصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ (جزاکم اللہ و احسن الجزاء)

یہ عجیب اتفاق ہے کہ میرے والدین کی تاریخ پیدائش ایک ہی تھی یعنی ۱۳ اکتوبر اور مزید اتفاق یہ کہ دونوں نے عمریں بھی برابر پائیں گذشتہ سال ۱۲ اکتوبر کو ہم حیدر آباد میں تھے شام کے وقت ہم سب رشتہ دار بیٹھے دیر تک حضرت قبلہ والد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں باتیں کرتے رہے اور آپ کے ایمان افروز واقعات ایک دوسرے کو سناتے رہے۔

اس سفر کے دوران حیدر آباد سے واپسی پر ہم قادیان گئے سیدنا حضرت اقدس اور دوسرے بزرگوں کے مزاروں کی زیارت کی نیز محترم والدین رضی اللہ عنہما اور پیاری بہن ماجرہ کے مزار پر بھی پہلی بار جانے کا موقعہ ملا اور دعاؤں کی توفیق ملی جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوں الحمد للہ۔

محترم والد صاحب کا کاروبار احمدیت سے قبل قرض کے بار تلے دبا ہوا تھا۔ دادا جان ۱۹۰۲ء میں فوت ہو گئے تو تمام بوجھ آپ پر تھا۔ تین چھوٹے بھائی تھے ان کی تربیت و تعلیم کی فکر تھی۔ دین کی طرف توجہ کم تھی۔ اس دوران اس زمانہ میں تبلیغ کے لئے مرکز سے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ عنہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لائے۔ ایک دن انہیں حضرت صاحب کا پتہ چلا اور انہوں نے ملاقات کر کے سیدنا حضرت اقدس کا پیغام پہنچایا۔ لیکن والدہ نے دنیا میں انہماک کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ کی اور آپ کا خیال یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی یا مجدد کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے جو کتابیں پڑھنے کو دی جاتیں ان میں جہاں حضرت اقدس کے دعویٰ کا ذکر آتا آپ اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ باقی پڑھ لیتے۔ بالآخر یہ حضرات واپس قادیان تشریف لے گئے۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو علم ہوا تو آپ نے تاکید کی کہ اس شخص کو تبلیغ جاری رکھیں۔ چنانچہ علماء سلسلہ نے بذریعہ خط و کتابت سیٹھ صاحب کو تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا آخر صداقت کھل گئی اور والد صاحب اسے قبول کرنے پر مجبور ہو گئے اور خدا سے دعا کی کہ اگر حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانا اس لئے ضروری ہے کہ وہ زمانہ کے امام ہیں تو ان کی راہنمائی کی جائے۔ ۶ ماہ تک نماز اور روزے رکھ کر خدا سے صراط مستقیم کی راہنمائی چاہی۔ آخر وہ دن آیا کہ آپ نے احمدیت قبول کر لی۔ الحمد للہ۔

محترمہ والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا آغا خانی شیعہ خیالات کی تھیں انہیں بھی ۶ ماہ بعد کی ریاضت کے بعد جب پوری تسلی ہو گئی کہ احمدیت نام ہے حقیقی اسلام کا تو آپ نے بھی بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

قبول احمدیت کے بعد خدا تعالیٰ نے والد صاحب کے کاروبار میں بے حد برکت دی جس کی وجہ سے فریضۂ حج کی ادائیگی کا ارادہ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ہوائی جہاز نہ تھے۔ بلکہ اونٹوں کا سفر تھا جس میں کئی ماہ لگتے تھے۔ حج سے واپسی کے بعد محترم والد صاحب کا دل کاروبار میں نہ لگا اب انکے بھائی بڑے ہو گئے تھے۔ وہ مددگار ہو گئے اور آہستہ آہستہ آپ نے اپنا تمام کاروبار ان کے سپرد کر دیا اور آپ دن رات احمدیت کی تبلیغ میں اپنا سارا وقت بذریعہ تحریر و تصنیف وقف کر دیا۔ بیسیوں کتب شائع کیں جو اس قدر مقبول ہوئیں کہ ان کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہوئے اور ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے کو لٹریچر طلب کرنے پر بذریعہ ڈاک مفت روانہ کرتے تھے۔ غرض خدا نے اتنی دولت دی کہ خوب تبلیغ کا کام کیا نہ صرف ملک میں بلکہ ملک کے باہر سے بھی خطوط کا سلسلہ جاری تھا تین سو سے زائد احباب نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو دولت دی اسے آپ نے ذاتی تعیش کے لئے استعمال نہ کیا حتیٰ کہ آپ نے اپنے لئے کوئی نیا مکان نہ بنایا بلکہ اپنے پرانے بوسیدہ مکان پر ہی قناعت کی کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ ایک مومن کو اپنے لئے جنت میں ہی مکان تعمیر کرنے کی فکر کرنی چاہیئے لیکن جب تحریک جدید کے ماتحت قادیان میں گھر بنانا دینی خدمت قرار دیا گیا۔ تو وہاں ایک چھوڑ دو مکانات بنوائے اور جبکہ ان مکانوں میں تارکین وطن کو داخل کر دیا گیا ہے۔

قبلہ والد صاحب رضی اللہ عنہ اپنے تمام بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مثلاً نماز باجماعت کا التزام کرواتے۔ اس بات کی نگرانی کرتے کہ وضو اچھی طرح سے کیا جائے۔ بچہ قرآن شریف کی تلاوت کرے۔ میرے ایک بھانجے عزیزم صالح محمد خدا کے فضل و کرم سے حافظ قرآن ہیں اور ان کی وجہ سے مسجد میں بڑی رونق و برکت ہے الحمد للہ۔ اپنی پڑھائی کے سلسلے میں امریکہ رہے اور میرے بھائی کافی عرصہ پڑھائی کے سلسلے میں انگلستان رہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی بری عادات کے شکار نہ ہوئے۔

دوسرے دینی کاموں کے ساتھ غریب بیوہ اور طالب علموں کی امداد کرنا بھی آپ کا معمول تھا گھر پر بھی بے شمار غریب محتاجوں کو اپنے ہاتھ سے نقدی دیتے تھے۔

احمدیت سے قبل تو گھر میں پردہ نہ تھا لیکن پھر اس کی بھی پابندی ہوئی نظام کی حکومت تھی وہاں عورتوں کے لئے لیڈی حیدری کلب قائم تھا۔ میں شادی سے قبل تک اس کی ممبر تھی اور پابندی سے جاتی رہی چونکہ وہ بہت پردہ والی کلب تھی اور نماز پڑھنے کے لئے جائے نماز وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔ اس لئے محترم والدین نے مجھ کو اس کی ہمیشہ اجازت دیئے رکھی۔

گذشتہ سال جب میں نے اس کلب کو دیکھا تو بہت دکھ ہوا۔ تمام ٹینس کورٹس پر سب مرد لوگ کھیل رہے تھے اور عورتیں جن میں اب زیادہ ہندو تھیں ایک کمرہ میں بیٹھی تاش کھیل رہی تھیں۔ میں اپنا بچپن کا خوش گوار زمانہ یاد کرتی رہی۔

سال میں ایک دفعہ میں اپنے محترم والدین رضی اللہ عنہما کی یاد و ذکر سے اپنے تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ رمضان کی ۲۱ تاریخ آپ کی وفات کا دن تھا اور اسی طرح جمعرات ۱۰ رمضان المبارک کا دن عین مغرب کے افطار کے وقت میرے لخت جگر بیٹے محمد صالح کی جدائی کا دن بھی ہے وہ اسی شام کو نماز کے لئے تیار بیٹھے تھے مگر اچانک خدا کے حضور حاضر ہو گئے یا اللہ تیری بے شمار رحمتیں اور برکتیں ان پر ہوں۔ تیری رضا کی جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہو۔ آمین۔

محترم والدین کی شب و روز کی دعائیں جو اسلام احمدیت کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے لیتی وہ سب قبول فرما۔ ہمیں ان کے نقش قدم پہ چلنے والی بنا اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین۔

آخر میں میں اپنے شوہر محترم کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کی آنکھوں کی بینائی بحال فرمائے کسی کا محتاج نہ کرے اور صحت والی لمبی عمر دے آمین۔ اس سال ماہ رمضان شدید گرمی میں آیا میں شروع کے صرف تین روزے رکھ کر بیماری کی وجہ سے روزے رکھنے سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے اور مرتے دم تک محنت کے ساتھ اپنی خوشنودی نصیب کرے۔ میں اپنے تمام بھائی بہنوں کی دلی دعاؤں کی مشکور ہوں اور محتاج ہوں۔

(جزاکم اللہ و احسن الجزاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ کہانی سنیں

ذہنوں کو جلا بخشنے والے
حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ سبق آموز
تاریخی واقعات
یہ کالم قارئین الفضل مرتب کرتے ہیں

ملکہ نے اصرار کیا کہ توپ ہٹا دی جائے

غدر کا مشہور واقعہ ہے۔
"کہ انگریزوں نے ظفر شاہ کی ایک بیوی پر اثر ڈالا ہوا تھا جو بادشاہ کو بہت پیاری تھی اور اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر تو نے ہمارا ساتھ دیا تو ہم تیرے بیٹے کو بادشاہ بنا دیں گے۔ اس لڑائی میں ایک وقت انگریزی فوج نے ایک ایسی جگہ توپیں لگائیں جہاں سے قلعہ پر کامیاب حملہ کیا جا سکتا تھا ان توپوں پر ایک ایسی جگہ سے زد پڑتی تھی جو ملکہ کے محل کے سامنے تھی۔ اس جگہ توپیں لگا دی جاتیں تو انگریزی حملہ بیکار ہو جاتا تھا۔ انگریز سمجھتے تھے کہ اگر اس موقعہ پر شاہی قلعہ کے اس مقام سے گولہ باری کی گئی تو ان کے لئے فتح پانا بالکل ناممکن ہو جائے گا۔ اچنانچہ انہوں نے بیگم کو پیغام بھجوایا کہ جس طرح بھی ہو سکے یہاں سے توپ اٹھوا دو اس نے بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ میں نے سنا ہے میرے محل کے سامنے توپ رکھی گئی ہے آپ اسے اٹھوا دیں ورنہ میں تو توپ کی آواز سے مر جاؤں گی۔ بادشاہ نے کہا یہ ایک فوجی سوال ہے اور اس تکلیف کو تمہیں برداشت کرنا چاہیئے اگر اس جگہ سے ہم انگریزوں پر گولہ باری نہیں کریں گے تو ہم کبھی فتح حاصل نہیں کر سکیں گے مگر وہ برابر اصرار کرتی رہی۔ آخر بادشاہ کے حکم سے فوجیوں نے توپ داغ دی۔ توپ داغنا ہی تھا کہ اس کی بیوی نے ہسٹریا کا دورہ بنا لیا اور شور مچانے لگ گئی کہ ہائے میں مر گئی۔ ہائے میں مر گئی۔ چونکہ بادشاہ بھی ایسا تھا جسے ملک اور قوم سے اتنی محبت نہیں تھی جتنی محبت اسے اپنی بیوی سے تھی اور اس کی طبیعت میں عیاشی پائی جاتی تھی۔ اس نے حکیم دیدیا کہ میری بیوی کو تکلیف ہوتی ہے یہاں سے توپ اٹھا لیجائے چنانچہ اسے اٹھا لیا گیا مگر نتیجہ کیا ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بیٹے نے بادشاہ تو کیا بننا تھا شہزادہ بھی نہ بنا اور آخر فقیروں کی موت مرا۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۶۱ تا ۳۶۲)

(مرسلہ: مکرم ملک رشید احمد ریحان
سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ محمد آباد
ضلع تھرپارکر سندھ)

دو ایمان افروز نظارے

ایک بین المذاہب کانفرنس اور مجلس دعا میں جماعت کی شرکت
• نوع انسانی کے لیے پرسوز دعائیں

(رپورٹ: محترم چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری کمیونٹی ریلیشنز میٹروپولیٹن ایریا واشنگٹن امریکہ)

واشنگٹن ڈی۔ سی (امریکہ) مورخہ ۲۲ مئی بروز اتوار یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ واقع جارج ٹاؤن یونیورسٹی واشنگٹن ڈی۔ سی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ایک بین المذاہب کانفرنس میں خاکسار چوہدری اللہ بخش (نائب صدر و سیکرٹری کمیونٹی ریلیشنز) اور برادرم مکرم عبدالعلیم صاحب تبلیغ واشنگٹن میٹروپولیٹن ایریا جماعت کو شرکت کا موقعہ ملا۔ مجلس کا موضوع گفتگو "امن" تھا تقریباً تمام مذاہب کے نمائندگان اور پیروکار موجود تھے۔ اور ہر مذہب کے نمائندہ نے اپنے نقطہ نظر سے نظریہ "امن" کی وضاحت کی۔ اکثر نے موسیقی کا سہارا لیا۔ سب سے آخر میں جماعت اسلام کا "امن" کے متعلق نقطہ نظر بیان کرنے کے لیے کہا گیا۔ محض اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے خاکسار نے متعدد آیات قرآنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف واقعات کے حوالے سے اسلام کا نظریہ "امن" پیش کیا۔ برادرم عبدالعلیم صاحب نے حجۃ الوداع کے خطبہ کے بعض اقتباسات اور چند احادیث بیان کر کے اسلامی نظریہ امن حاضرین پر واضح کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شخص متاثر ہوا۔ آخر میں ہم نے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درود شریف کا نذرانہ پیش کیا۔ جس میں تمام حاضرین نہایت احترام کیساتھ شریک ہوئے۔ مجلس کے اختتام پر حاضرین نے اسلامی تعلیمات سے انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ کئی غیر از جماعت دوست جو پاکستان ہندوستان، افغانستان اور دوسرے مسلم ممالک سے متعلق رکھتے تھے۔ نہایت عقیدت سے ملے۔ بہت سے لوگوں نے مشن ہاؤس جا کر مولانا کلیم صاحب سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی چرچ کے زیر اہتمام بین المذاہب مجلس دعا مورخہ ۲۷ جون بروز اتوار ۲½ بجے دوپہر منعقد ہوئی۔ چرچ کے PASTOR اور دوسرے منتظمین نے بالخصوص درخواست کی کہ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب امیر و مبلغ انچارج امریکہ بہ نفس نفیس اسلام کے فلسفہ دعا اور بنی نوع انسان کی بہبود کے لیے حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ دعاؤں سے حاضرین کو روشناس کرائیں۔

چنانچہ محترم مولانا صاحب دستار اور اچکن زیب تن کئے محترم الحاج ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ اور دوسرے احباب جماعت کی معیت میں اس مجلس میں شریک ہوئے۔ دوسرے مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ اسلام کی روائتی قندیل آڈیٹوریم کے مرکزی حصہ میں روشن فرمائی۔

اس دفعہ چرچ کے منتظمین نے خاص اہتمام کیا تھا کہ تمام بڑے بڑے مذاہب کے اعلیٰ مرتبت علماء اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کریں۔ تمام نمائندگان نے اپنے اپنے انداز میں اپنی دعائیں پیش کیں۔ بیشتر نے پہلے کی طرح اب کے بھی موسیقی کا سہارا لیا۔ یہ امر اظہر من الشمس تھا کہ کسی مذہب کی دعا میں بین الاقوامیت دوام یا حقیقی گہرائی نہ تھی جس کی وجہ سے ان دعاؤں میں کوئی خاص دلچسپی نہ لی گئی۔ .....

محترم الحاج عطاء اللہ کلیم صاحب کا نام پکارا گیا۔ مولانا صاحب نے چند چیدہ چیدہ قرآنی دعائیں انگریزی رسم الخط میں جن کے ساتھ انگریزی ترجمہ بھی تھا ٹائپ کر کے شائع کرا دی تھیں۔ چنانچہ مولانا کے سٹیج پر آتے ہی خدام نے یہ مسودہ حاضرین میں تقسیم کرنا شروع کر دیا اور جونہی مولانا نے تشہد، بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع فرمائی تو سامعین ہمہ تن گوش ہو گئے۔ مولانا نے ان آیات کے انگریزی ترجمہ کے بعد مختصر الفاظ میں اسلام کی جامعیت اور اسکی تمام ادیان پر برتری اور تمام بانیان مذاہب کی صداقت پر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر صداقت کا جامع الفاظ میں تذکرہ فرمایا اس کے بعد اسلام کے فلسفہ عبادت اور دعا کا لطیف فلسفہ نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات خوش الحانی سے تلاوت کر کے اور ان کے مطالب بیان فرما کر اسلام کا نظریہ "دعا" حاضرین پر نہایت ہی احسن رنگ میں واضح فرمایا۔

ازاں بعد آپ نے نو قرآنی دعائیں دلنشین اور دل گداز انداز میں تلاوت فرمائیں اور ترجمہ اور مختصر تفسیر کے ساتھ حاضرین پر ان کی وضاحت فرمائی۔ ان دعاؤں کے ورد کے دوران آپ پر ایک عجیب رقت طاری تھی۔ تمام سامعین نے نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ ان دعاؤں کو سنا اور ان دعاؤں کی جامعیت اور روحانی اثر سے بہت متاثر ہوئے۔

مجلس کے اختتام پر حاضرین میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ متعدد مردوں اور عورتوں نے اسلامی تعلیمات کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ خاکسار اور کئی دوسرے احباب جماعت ایک لمبے عرصہ تک حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔ سیدنا حضرت اقدس اور آپ کے خلفاء اور سلسلہ کے متعدد دوسرے بزرگان اور اہل علم حضرات کی کئی تصانیف حاضرین کی خدمت میں قیمتاً اور تحفۃً پیش کی گئیں۔ چرچ کی انتظامیہ نے مولانا کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی شرکت فرمانے کی درخواست کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

گم شدگی کیمرہ

۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء کو ربوہ میں ایک غیر از جماعت دوست کا کونیکا کیمرہ گر گیا ہے براہ کرم جس دوست کو اس کے بارہ میں علم ہو خاکسار کو اطلاع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مبارک احمد چیمہ سیکرٹری اصلاح وارشاد سرگودھا)

ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔
مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

مالکی مفتی مکہ معظمہ، احمد بن زینی شافعی مفتی مکہ معظمہ (بحوالہ کتاب عطاء اللہ شاہ بخاری مولفہ شورش کاشمیری صفحہ ۳۱)

اور یہی نکتہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیش کرتے ہوئے تلوار کے ساتھ جہاد کرنے کو صرف اس وقت کے حالات کے مطابق "ملتوی" قرار دیا منسوخ نہیں کیا۔ کیونکہ تلوار کا جہاد صرف اسی وقت فرض ہوتا ہے جبکہ مخالف تلوار سے مذہب کو مٹانے کی کوشش کرے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

"اس زمانہ میں جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلا دیں۔ آنحضرت کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔"

(رسالہ درود شریف صفحہ ۶۷)

پھر فرمایا:

"قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں۔ اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔۔۔۔ اور مومنوں پر لڑائی کرنا واجب ہے۔ اگر وہ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آویں۔" (نور الحق صفحہ ۴۵)

چنانچہ جب ۱۹۴۷ء/۱۹۴۸ء میں جنگ کشمیر چھڑی اور ۱۹۶۵ء میں ملک کی حفاظت کا معرکہ درپیش ہوا تو دنیا بھر نے دیکھا کہ احمدی میدان جہاد میں سب سے آگے ہیں۔ جنگ کشمیر میں ذوقان بٹالین صرف احمدیوں پر مشتمل تھی اور جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں جنرل اختر ملک اور جنرل عبدالعلی ملک جنرل افتخار جنجوعہ شہید کی داستانِ شجاعت دنیا بھر میں گونجی۔

انصارِ دین کے لئے حضرت اقدس کی دعائیں

سیدنا حضرت اقدس دین کے انصار کے لئے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہیں فرماتے ہیں:۔

کریما بصد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کاروبار و حالِ او جنت شود پیدا

ترجمہ:۔ اے خدائے کریم اس شخص پر سینکڑوں کرم کر جو (تیرے) دین کا ناصر و معین ہے۔ اگر کبھی وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اس سے نجات دے۔

اے قادرِ مطلق! تو اس کو اس طرح خوش رکھ کہ اس کے ہر کاروبار اور ہر حالت میں جنت کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

پس اے فرزندانِ احمدیت! اٹھو اور دین کی مدد کے لئے قائم اور ایستادہ ہو جاؤ اور اس طرح حضرت اقدس کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ وافر حاصل کرو دین کے لئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو اور دوسروں کو بھی یہی تحریک کرو۔ نظام وصیت میں بصد شوق و ذوق شمولیت اختیار کرو۔ طوعی قربانیوں میں بھی حتی الامکان اضافہ کرو۔ ان میں سے ایک وقفِ جدید کا جہاد بھی ہے۔ کوشش کریں کہ اس جہاد میں بھی بھرپور حصہ لو۔ اور ہر مرد، عورت اور بچے کو اس میں شامل کرو۔

زعماء انصار اللہ کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کا کوئی بھی فرد اس جہاد میں شمولیت سے باہر نہ رہے۔

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

ناظر بیت المال آمد

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل فرما کر رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

فٹ بال ٹورنامنٹ	۳۱ اگست تا ۳ ستمبر
کبڈی	۲۲ تا ۲۴ ستمبر
طبی معائنہ	۲۵ ستمبر
سائیکل سفر	۲ تا ۴ اکتوبر
میروڈبہ	۶ تا ۸ اکتوبر

یہ پروگرام دوسری نزدیکی مجالس کے تعاون سے بھی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری صحت جسمانی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں محترم عبدالکریم صاحب آف بھیرہ مکان کی چھت سے گرنے کی بناء پر شدید چوٹ لگنے کے باعث ۲۴ جولائی ۱۹۸۲ء صبح ۶ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ سلسلہ کے ایک مخلص اور سرگرم رکن تھے ساری عمر بھیرہ میں ہی گزری مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(حافظ بلال احمد دارالصدر شمالی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار عرصہ چار ماہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت صحت بہتر ہے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع بکس میکر سیالکوٹ)

- خاکسار کی طبیعت بہت خراب ہے اور اس وقت سینی ٹوریم مری میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور میرے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(محمد حنیف مجاہد سیلوٹی فیکٹری ایریا ــ ربوہ)

- میری والدہ بیگم شیخ مسعود احمد رشید گلگتی دس روز سے بعارضہ قلب و ہائی بلڈ پریشر یو سی ایچ۔ لاہور میں داخل ہیں۔ میرا بیٹا عزیزم شیخ محمد احمد رشید بعارضہ ٹائیفائیڈ وائیڈا ہسپتال لاہور میں داخل ہے میری بیٹی عزیزہ قدسیہ عباس اور عباس محمود اور اسد محمود بیرونِ ملک میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھے خاکسار اور اہل و عیال کی ترقی صحت امن سلامتی اور ہم سب کی صحت کاملہ و عاجلہ اور عمر اور خوشیوں اور خوشحالی کے لئے دعا کر کے مشکور فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو۔ آمین۔

(شیخ جمیل احمد رشید ــ لاہور)

- میرا بیٹا عزیزم عمران افضل سلمہ، ۵ اگست کو مکینیکل انجینئرنگ کے لئے امریکہ کے لئے روانہ ہو گیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کا سفر میں حامی و ناصر ہو اور امریکہ میں عزیزم تعلیم مکمل کر کے ملک و قوم کی خدمت کر سکے۔ آمین۔

(ملک محمد افضل واہ کینٹ)

- مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب کا بچہ منور احمد صاحب عرصہ دس سال سے پولیو کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اور جسمانی تکلیف محسوس کر رہا ہے۔
- محترمہ مکرم بی بی صاحبہ بیوہ مولوی عبدالحق صاحب اڑھائی ماہ سے سخت بیمار چلی آ رہی ہیں اور شدید جسمانی تکلیف محسوس کر رہی ہیں۔
- خاکسار بھی عرصہ ۷ سال سے معدے اور اعصابی بیماری کی وجہ سے بے حد پریشان ہے بزرگانِ سلسلہ و دیگر احباب سے دردِ دل سے درخواست ہے کہ وہ ہم سب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد ریاض کروندی ضلع خیرپور سندھ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

مجلس انصار اللہ کے زعماء کرام مہربانی فرما کر اپنی اپنی مجلس میں یہ جائزہ لیں کہ ماہنامہ انصار اللہ کے کس قدر مزید خریدار مہیا کئے جا سکتے ہیں اور پھر اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کے نتائج سے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں موجودہ زمانہ میں اخلاقِ فاضلہ کا قیام اور اخلاقی بے راہ روی کا انسداد صرف اسی طرح ممکن ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم کو باقاعدگی کے ساتھ اور احسن طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ ماہنامہ انصار اللہ نے اسی رنگ میں بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ مبلغ پندرہ روپے ہے

(مینیجر رسالہ انصار اللہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۷۴

میں عبدالحمید صاحب ولد عبدالحکیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت۔ پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالحمید ولد عبدالحکیم صاحب ۲۲ پیپلز ٹاؤن کراچی نمبر ۲۵

گواہ شدہ نمبر ۱:۔ مرزا عبدالقدیر صاحب ولد مرزا عبدالکریم صاحب وصیت نمبر ۲۰۰۱۹

گواہ شدہ نمبر ۲:۔ سید عبدالمالک و عبدالکریم صاحب وصیت نمبر ۱۸۳۰۳

مسل نمبر ۲۵۰۷۵

میں برکت علی صاحب ولد عزیز بیو صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۵۶/۵۷ء ساکن چک ۸۴ ج ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ ایک عدد مکان ۴ مرلے مالیتی ۸۲۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ایک سو روپے ماہوار بصورت تجارت معمولی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ برکت علی چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد

گواہ شدہ نمبر ۱:۔ مبارک احمد ولد برکت علی چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ فیصل آباد۔

گواہ شدہ نمبر ۲:۔ احمد خان منگلہ ولد اللہ بخش منگلہ معلم وقف جدید وصیت نمبر ۲۰۴۴۶

مسل نمبر ۲۵۰۷۶

میں چوہدری خلیل احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹۴ لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ فی الحال میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری خلیل احمد چک نمبر ۱۹۴ لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

گواہ شدہ ۱:۔ سید طاہر محمود ماجد وصیت نمبر ۲۲۸۹۶

گواہ شدہ ۲:۔ مشتاق احمد صاحب وصیت نمبر ۲۴۲۲۸

مسل نمبر ۲۵۰۷۷

میں سرور بیگم صاحبہ بنت عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن پیپلز کالونی ۱ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- تین صد روپے ماہوار بصورت خورد و نوش از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سرور بیگم صاحبہ بنت عبداللہ صاحب ۱۱۶/۱۰ پیپلز کالونی ۱ فیصل آباد۔

گواہ شدہ ۱:۔ فضل کریم۔ کریم میڈیکل ہال گول ایں پور بازار فیصل آباد وصیت نمبر ۵۱۵۹

گواہ شدہ ۲:۔ میاں مبارک احمد صاحب وصیت نمبر ۱۸۳۹۱ انصاف کمپنی غلہ منڈی فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۵۰۷۸

میں ملک عبدالحمید صاحب ولد مولوی مہر الدین صاحب قوم گکے زئی پیشہ پنشنر عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷۵ چمن زار کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۹.۳۹ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک عبدالحمید ولد مولوی مہر دین راولپنڈی۔

گواہ شدہ ۱:۔ ملک عبدالحفیظ صاحب ۷۵ چمن زار کالونی راولپنڈی

گواہ شدہ ۲:۔ عبدالجلیل عشرت ۶/۸ میور روڈ راولپنڈی وصیت نمبر ۷۴۱۴۔

مسل نمبر ۲۵۰۷۹

میں بشارت احمد صاحب ولد حکیم محمد اسلم صاحب قوم مغل پیشہ سائیکل ورکس عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۷۵ء ساکن مظفر پورہ سیالکوٹ ۲۴ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- تین صد روپے ماہوار بصورت مزدوری سائیکل مرمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشارت احمد ولد کلیم محمد اسلم صاحب باجوہ سیالکوٹ ۲۴

گواہ شدہ ۱:۔ نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۴۴۷

گواہ شدہ ۲:۔ حکیم مقصود احمد صاحب وصیت نمبر ۲۲۰۸۸ برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۵۰۸۰

میں طاہرہ پروین صاحبہ زوجہ بشارت احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر پورہ سیالکوٹ ۲۴۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر پانچ ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ طاہرہ پروین صاحبہ زوجہ بشارت احمد صاحب۔

گواہ شدہ ۱:۔ بشارت احمد ولد حکیم محمد اسلم صاحب خاوند موصیہ

گواہ شدہ ۲:۔ نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۴۴۷

بقیہ :- ڈنمارک

علم چند قدم چل کر پھر پادری صاحب کو روک لیتے اور پھر ان سے بحث کرنے لگ جاتے اس طرح سے بار بار بحث کر کے طالب علموں نے پادری صاحب کا ناطقہ بند کر دیا اور ان کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی۔ سب دوست دلچسپی سے یہ منظر دیکھتے رہے

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا یہ ایک خاص نشان ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورے کے آغاز میں ہی ناروے کی سرزمین میں ظاہر ہوا اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل حضور ایدہ اللہ کی غیر معمولی صلاحیتوں اور ساری جماعت کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ حضور کے اس دورے کی کامیابی کے نتیجے میں قدم قدم پر احمدیت کے حق میں رحیم و کریم رب اپنی نصرت کے نظارے دکھائے احباب کرام صبح و مسا اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے رہیں وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔

اعلان وفات

مکرمہ عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب مرحوم ولد محترم چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم - سابق مینیجر شاہنواز ورکشاپ پشاور سکنہ اقبال منزل بڈھن سٹریٹ قلعہ گوجر سنگھ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بقضائے الٰہی مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۸۲ء کو یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں رحلت فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ کی تدفین قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ۲۶ رجون کو عمل میں آئی۔ مرحومہ کی دو بچیاں عزیزہ امۃ الشافی اور عزیزہ صادقہ کینیڈا میں مقیم ہیں جبکہ عزیزم فاروق اور عزیزہ منصورہ چوہدری لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بچوں کا خود کفیل اور نگہبان ہو۔ اللھم آمین۔

(صلاح الدین احمد۔ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاؤسنگ سکیم

شکور پارک ربوہ

ہر قسم کے نقص سے پاک

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک :- جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک :- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

شکور پارک :- مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانے کی گارنٹی۔ رابطہ کے لئے

پارک ویو ایجنسی :- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ دکان ۶۱۴ فون گھر ۴۱۶

صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

علی اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۶۶۴

بیعت فارم جلد بھجوائے جائیں

پیشتر ازیں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اخبار الفضل ۲۱ رجون میں اعلان کروایا جا چکا ہے کہ تمام امراء و صدران جماعت بیعت فارم پُر کرا کے اپنی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوائیں۔۔۔ دیہاتی جماعتوں کی طرف سے بغیر امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے فارم موصول ہوئے ہیں جو اب انہیں بغرض تصدیق واپس کئے جا رہے ہیں مربی صاحبان جائزہ لیں کہ جن جماعتوں نے ابھی تک فارم نہیں بھجوائے انہیں تاکید کریں کہ حسب ہدایت بعد تصدیق صدر جماعت فارم جلد واپس کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان نکاح

۔۔ میرے بیٹے عزیز عبدالحمید عارف صاحب ابن مکرم سیٹھ عبدالکریم صاحب مرحوم ۵/۶ دارالرحمت غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سامیہ اسحاق صاحبہ بنت محمد اسحاق صاحب ۷۸۹ - بی پیپلز کالونی فیصل آباد بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ مہر بمقام پیپلز کالونی فیصل آباد بموخرہ ۴ رجون ۸۲ء بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد الدین صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد نے پڑھا اور دعا کروائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے ہر دو جانبین کے لئے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست دعا ہے۔

(اہلیہ سیٹھ عبدالکریم صاحب مرحوم آف کراچی)

۔۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم مکرم نعیم احمد صاحب خالد سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کا نکاح مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے ۲۴ رجولائی کو ہمراہ عزیزہ مکرمہ رضوانہ مجید صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالمجید صاحب شاد باغ لاہور بعوض ۱۰۰۰۰ روپے مہر بر مکان میاں عبدالمجید صاحب لاہور پڑھا۔

عزیزم نعیم احمد خالد مکرم چوہدری عبدالرحمن احمدی مرحوم آف ریاست کپورتھلہ کا پوتا اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور کا نواسا ہے۔ جبکہ عزیزہ رضوانہ مجید مکرم میاں مولا بخش صاحب کی پوتی اور مکرم میاں عبدالکریم صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے اور احمدیت کے لئے بابرکت کرے اور نئے جوڑے کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(چوہدری محمد اقبال چک لالہ کینٹ۔ راولپنڈی)

اعلان داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایف اے - ایف ایس سی میں داخل ہونے والے طلبہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ درخواستیں بعد از استاد ۱۹ راگست ۱۹۸۲ء تک کالج دفتر میں پہنچا دیں۔ فارم داخلہ دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ طلبہ کو ٹرانسفر سرٹیفکیٹ بھی لانا ہوگا۔ انٹرویو مندرجہ ذیل تاریخوں کو ہوگا۔

میڈیکل گروپ ۲۱-۲۲ راگست ۔ نان میڈیکل گروپ ۲۳-۲۴ راگست

آرٹس گروپ ۲۵-۲۶ "

(ملک محمد بخش)

(بحوالہ نوائے وقت ۱۱ راگست ۱۹۸۲ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی ڈاکٹر آغا شاہد آف امریکہ کو ۹ رجولائی کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود آغا عبدالرحیم صاحب مرحوم کا پوتا اور سید شریف شاہ کا نواسہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(میجر آغا طلحہ احمد لاہور)

میرے بیٹے عزیزم ریاض احمد سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲ رجون ۸۲ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے جس کا نام "عائشہ ریاض" رکھا گیا ہے۔ یہ بچی خاکسار کی پہلی پوتی ہے اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ناصر مرحوم پیپلز کالونی فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے اس کی درازی عمر۔ نیک اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا کرتا ہوں اللھم آمین۔

(چوہدری عبدالغنی۔ زعیم انصار اللہ۔ فیصل آباد)